مضمون: اصول تحقیق　　کتاب کا نام: تحقیق تدوین کا طریقہ کار　　درجہ: عالمیہ اول

حصہ اول: معروضی: کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

سوال نمبر	جواب	آپشن	سوال نمبر	جواب	آپشن
.1	تھیسز کے لیے	الف	.14	تخلیقی کاوش	د
.2	پی ایچ ڈی کے لیے	ج	.15	سرقہ سے پاک	الف
.3	طلب و تفتیش کرنا	ب	.16	ان تمام کا	د
.4	غیر محدود	ج	.17	انصاف سے	ب
.5	علمی تحقیق	ج	.18	عاجزی	الف
.6	علوم انسانیہ میں	د	.19	میں نہیں جان سکا	ج
.7	نئی چیزوں کو	الف	.20	متعلقہ فن میں	د
.8	اطلاقی تحقیق	الف	.21	خندہ پیشانی سے	ج
.9	3	ج	.22	ایک ایک فصل	الف
.10	خلائی تحقیق	ج	.23	عمومی انسائیکلوپیڈیاز	ج
.11	4	الف	.24	اعشاری	ب
.12	وصفی تحقیق	الف	.25	فہرس المؤلف	الف
.13	10	ج			

حصہ انشائیہ:　　مختصر سوالات (Short Questions)

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
.1	علمی تحقیق معاشرتی مسائل کے حل کے لیے نئے علوم کی دریافت، موجودہ علم میں اضافہ اور مختلف شعبوں میں ترقی کا ذریعہ ہے۔ (اگر طالب علم نے اسکے علاوہ کسی اور الفاظ سے اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی تب بھی جواب درست مانا جائے گا)	.11	مصدر سے مراد وہ کتاب جو علوم میں سے کسی علم کے بارے میں ایسے طریقے سے تحقیق کرتی ہو، جس میں جامعیت، وسعت اور ایسی گہرائی ہو جو اس کتاب کو ایسا اصلی ذریعہ بنادے کہ محقق اس علم کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے اس کتاب سے بے نیاز نہ ہو سکے۔
.2	لائبریری تحقیق، میدانی تحقیق، لائبریری اور میدانی تحقیق	.12	1. کسی دوسرے کی تالیفات سے حرف بحرف کسی عبارت کو بغیر کسی قسم کی تبدیلی و تصریف کے نقل کرنا نصی و لفظی و حرفی اقتباس کہلاتا ہے۔
.3	ایسی تحقیق جو کسی خاص مسئلے کا عملی حل تلاش کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ یا طبیعات، کیمیا اور فلکیات میں کی جانیوالی تحقیق یا نئی چیزوں کو دریافت کرنا، سائنسی ایجادات کو آشکار کرنا۔	.13	بہترین مقالہ وہ مقالہ ہوتا ہے، کہ جس میں مقالہ کے تینوں ارکان (اُسلوب، منہج، مواد) اپنے شرائط کے ساتھ پورے ہوں
.4	دو شخصیات، دو ریاستوں، دو زمانوں، دو کتابوں، دو فلسفوں، دو طرح کے اسالیب یا ایک نوع کے دو اُمور کے درمیان موازنہ، تقابلی تحقیق کہلاتا ہے۔	.14	مصادر و مراجع کی فہرست یا تو ہر باب یا فصل کے آخر میں یا مقالے کے آخر میں ہونی چاہیے۔ مصادر و مراجع کی ترتیب بندی متعلقہ جامعہ، ادارہ، مجلہ کے مطابق ہو، جو ان کے ہاں رائج

			ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مصادر و مراجع کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، پہلے حصے میں مصدر اور دوسرے میں مرجع کا ذکر کیا جائے۔ حروف تہجی کی ترتیب پر پہلے پرانی، پھر نئی کتابوں کا ذکر کیا جائے، یا پھر مؤلفین کے نام کے حروف کے اعتبار سے ترتیب ہو (حوالہ کے اسٹائل کے اعتبار سے)
5.	جس تحقیق میں کسی چیز کی حقیقت حال کو بیان کیا جائے، اسے بیانیہ تحقیق کہتے ہیں۔	15.	اسے فہرست محتویات یا مندرجات بھی کہتے ہیں، اس فہرست میں مقالے کے ابواب وفصول اور مباحث کا ذکر صفحہ نمبر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ فہرست عربی مقالات میں عام طور پر کتاب کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جبکہ انگریزی مقالات کے شروع میں۔
6.	عناصر یہ ہیں: مسئلہ تحقیق کی حدود کی شناخت، جدت و تخلیق، حیاتیت و واقعیت، تحقیق کی اصلیت، امکانات تحقیق، تحقیق کا مستقل بالذات ہونا، مصادر تحقیق کی دستیابی، وسیع مطالعہ، دوسروں کی آراء کی تفہیم میں باریک بینی، اسلوب کی عمدگی اور قوت۔ (کوئی سے پانچ عناصر اگر لکھے جائیں تو جواب درست مانا جائے گا)۔	16.	ہمزہ وصلی مندرجہ ذیل جگہوں پر آتا ہے: ثلاثی مجرد کا فعل امر پانچ حرفی ماضی چھ حرفی ماضی
7.	قدیم ہاتھ سے لکھی گئی کتابیں اور دستاویزات جو طباعت سے پہلے تیار کی جاتی تھیں۔	17.	الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ
8.	ڈیوی اعشاری نظام (Dewey Decimal System) کانگریس کا نظام (Library of Congress System)	18.	فقہ مالکی کی المدونۃ الکبری، فقہ شافعی کی کتاب الام، فقہ حنبلی کی المغنی
9.	صفحہ عنوان، مقدمہ، ابواب وفصول اور انکے عنوانات، مجوزہ مصادر مراجع کی فہرست	19.	الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل البحر المحیط مفاتیح الغیب
10.	تعارف مقدمہ کے آغاز میں دیا جاتا ہے جس میں موضوع کا پس منظر، فرضیہ تحقیق، مقاصد تحقیق، تحقیق سے متعلقہ سوالات بیان کیا جاتا ہے۔	20.	آزاد مشاہدہ وہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ جس میں محقق پہلے سے کوئی خاکہ تیار نہیں کرتا۔ جبکہ مقید مشاہدہ اسکے برعکس ہوتا ہے۔

طویل سوالات (Long Questions)

سوال نمبر	جواب
1.	وہ خصوصیات جو ایک کامیاب محقق کے لیے ضروری ہیں: 1. تحقیق میں میلان اور دلچسپی 2. صبر و عمل اور محنت 3. علمی امانت داری اور سرقہ سے اجتناب 4. عاجزی اور تواضع

5 . نظم ونسق اور تنظیم وترتیب جب تک ایک باب مکمل نہ ہو، دوسرے باب کو شروع نہ کرے تاکہ تحقیق میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو۔	
خود تیار کردہ مواد کے مصادر 2:سوال نامہ مواد و معلومات جمع کرنے کے لئے محقق بعض اوقات سوال نامہ تیار کرتا ہے، پھر اسے مطلوبہ افراد میں تقسیم کر دیتا ہے، اور ان کے جوابات اور آراء اکٹھی کرتا ہے، پھر ان کا تجزیہ و تحلیل اور ان پر تبصرہ وتنقید کرتا ہے۔ یہ سوال نامہ کبھی آزاد ہوتا ہے اور کبھی مقید ہوتا ہے۔ آزاد سوال نامے میں صرف سوالات لکھے جاتے ہیں، اور مختصر جوابات کے لئے جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے، جبکہ مقید سوال نامے میں سوال کے ساتھ مختلف جوابات بھی لکھ دیئے جاتے ہیں، جن میں سے مسئول نے ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ مقید سوال نامے کی کئی شکلیں ہوتی ہیں، بعض اوقات جواب ہاں یا نہیں میں ہوتا ہے، بعض اوقات، ادب، ج، د کے ساتھ چار انتخابات (Multiple Choice) دیئے جاتے ہیں، اور جواب دینے والا ان میں سے ایک کا انتخاب کرتا ہے۔ بعض اوقات جواب الفاظ کی شکل میں بھی ہوتا ہے۔ مثلا: جواب دینے والا یہ کہے: "میں ان سب سے اتفاق کرتا ہوں۔ یا میں ان میں سے صرف ایک سے اتفاق کرتا ہوں یا میں نہیں جانتا یا میں اس سے اختلاف کرتا ہوں۔ مقید سوال نامے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جواب دینا آسان ہوتا ہے، جبکہ آزاد سوال نامے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اظہار رائے کی آزادی ہوتی ہے۔ کسی بھی سوال نامے کی کامیابی کے لیئے ضروری ہے کہ اس میں ذکر کردہ سوال اپنی بناوٹ اور اہداف میں واضح اور بے غبار ہوں۔ عام طور پر محقق سوال نامے کے ساتھ ایک خط (Covering Letter) بھی تحریر کرتا ہے، جس میں جواب دینے والے کو تحقیق کے مقاصد اور سوال نامے کو حل کرنے کے بعد واپس بنانے یا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سوال نامہ اتنا طویل بھی نہ ہو کہ جواب دینے والا اکتا جائے۔ نیز سوال نامہ تیار کرنے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ معاشرے کی اقدار کے منافی بھی نہ ہو، اور کسی کے لئے تکلیف (Hart) کا باعث نہ بنے۔)۲۹(	.2
اقتباس مفھومی اقتباس Reproduced/Redrafted Quotation بعض اوقات جب کسی عبارت کو سمجھنا قاری کے لئے مشکل ہو تو محقق اس کے مفہوم کو اپنے الفاظ اور اپنے اسلوب میں ڈھال دیتا ہے، اور اس طرح اس عبارت کی تمام پیچیدگیوں اور الجھنوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس عبارت کو اچھی طرح سمجھنے اور ادراک کرنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اس طریقہ کو استعمال کرنے کے درج ذیل مقاصد ہیں: (الف) مقالے میں نقل شدہ عبارتوں کو کم سے کم رکھا جائے اور بلا ضرورت ان سے اجتناب کیا جائے۔ (ب) عبارتوں کے سمجھنے اور انہیں عمدگی سے استعمال کرنے میں طالب علم کی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا۔ (ج) جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں تبصرہ وتعلیق اور تنقید کی جائے۔ یہ چیز ذہن میں رہنی چاہیے کہ اقتباسات کو نقل کرنے سے مقصود ہرگز مقالے کا حجم بڑھانا نہیں، بلکہ اس سے مقصود مقالے کو مستند بنانا اور زیادہ سے زیادہ نتائج کا حصول ہوتا ہے، اور آخر میں ان اقتباسات کے ذریعے کسی جدید فکر و غایت تک پہنچنا ہوتا ہے۔ مقالہ ہمیشہ فکری اصلیت سے آراستہ ہوتا ہے، اور مقالہ نگار صرف معلومات اور مواد کو جمع کرنے والا یا متفرق اشیاء کو اکٹھا کرنے والا نہیں ہوتا، بلکہ وہ ایک اصلی محقق ہوتا ہے جو افکار کو ان کے اسباب وعلل کے ساتھ ہی قبول نہیں کر لیتا، بلکہ ان افکار پر اپنی تحقیق کی چھانی (Stainer) لگاتا ہے اور صرف اس کا انتخاب کرتا ہے جو اس کی تحقیق کے لئے درست اور مفید ہو۔	.3
فاصلہ (،)comma فاصلہ کو مندرجہ ذیل جگہوں میں استعمال کیا جاتا ہے:	.4

	ا)۔ منادی لفظ کے بعد جیسے: یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل۔ ب)۔ دو ایسے جملوں کے درمیان جن میں حرف عطف ہو، جیسے: اقرأ الدرس جیدا علم فکرُ فِیہِ جَیِّدًا ج)۔ دو متضاد کلمات یا متضاد جملوں کے درمیان جیسے، انت، لاعبد اللہ، مَنْ تَکَلَّمَ۔ د) مختلف اماکن کے درمیان حروف عطف کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسے: لاھور، کراتشی، بشاور، من أکبر مدن باکستان ھ) کسی چیز کی انواع یا اقسام کے درمیان، جیسے: اقسام الکلمۃ اسم، فعل، وحرف و) قسم اور جواب قسم کے درمیان، جیسے تاللہ، لاصَافِحَنَّکَ ز)۔ جملہ شرط اور جملہ جواب کے درمیان جیسے: إِنْ تَدْرُس، تنجح۔
.5	4 -خاتمہ تحقیق: (1) خلاصہ: 1 - کیا محقق نے مقالہ کا خلاصہ تیار کیا ہے؟ 2 - کیا خلاصہ محد اور درست انداز میں تیار کیا گیا ہے؟ ب۔ نتائج و حاصلات: 1 - کیا محقق نتائج تک پہنچا ہے؟ 2 - کیا یہ نتائج منطقی اور درست ہیں؟ 3 - کیا مدون کردہ نتائج کافی ہیں؟ کیا نتائج کی روشنی میں تجاویز و سفارشات تیار کی گئی ہیں؟ ج۔ فہرست مصادر و مراجع: 1 - کیا محقق نے مصادر و مراجع کی فہرست تیار کی ہے؟ 2 - کیا فہرست کو درست انداز اور ابجدی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے؟ 3 - کیا فہرست کو عربی، غیر عربی اور مجلات کی طرف تقسیم کیا گیا ہے؟ 4 - کیا محقق نے فہرست میں ایسے مراجع کا ذکر کیا ہے جو حاشیہ میں مذکور نہ تھے؟ 5 - کیا حواشی میں حوالہ درج کرنے کا طریقہ اور فہرست مصادر و مراجع کے تیار کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے؟ یعنی کیا دونوں میں اسماء مولفین کا اعتبار کیا گیا ہے؟